

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر میں جہاد کرنا خشکی کے دس غزوات کے برابر ہے، اور سمندر میں کسی کا سر گھومنا (Sea Sickness) ایسا ہے جیسا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے خون میں لت پت ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں بحری جہاد (Sea Battle) کو خشکی کے دس غزوات کے برابر قرار دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بحری جنگ خشکی کے مقابلے میں بہت زیادہ مشکل ہے اور میدان جہاد جو کہ سمندر ہے اس سے بھاگنے کا بہت کم موقع ملتا ہے۔ دوسرے یہ کہ بری غزوات کی نسبت بحری سفر اور بحری جہاد میں خطرے اور مشکلات زیادہ ہوتے ہیں اور غنیمت ملنا مشکل اور فرار کا موقع کم ملتا ہے۔ (۸۰)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحری جہاد میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے مسلم مجاہدین کی شہادت کو ایک بڑے اعزاز سے سرفراز فرمایا حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول شهيد البحر مثل شهيد البر والمائد في البحر كالمشحط في دمه في البر وما بين الموحيتين كقاطع الدنيا في طاعة الله وان الله عز وجل وكل ملك الموت بقبض الارواح الاشهاد البحر فانه يتولى قبض ارواحهم ويغفر لشهيد البر الذنوب كلها الا الدين ولشهيد البحر الذنوب والدين۔ (۸۱)

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بحری جہاد کا شہید خشکی کے دو شہداء کے برابر ہے اور جس کا سر سمندری جہاد میں چکرائے وہ ایسے ہے جیسے وہ خشکی پر اپنے خون میں لت پت ہوا۔ اور ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا بحری مجاہد ایسا ہے جیسے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں پوری دنیا کا سفر کرنے والا ہو، بیشک اللہ تعالیٰ نے جانوں کو قبض کرنے پر موت کے فرشتے (سیدنا عزرائیل علیہ السلام) کو مقرر فرمایا ہے مگر جو لوگ سمندر میں شہید ہو جائیں ان کی ارواح کو وہ (اللہ تعالیٰ) خود قبض کرتا ہے خشکی پر شہید ہو جانے والے کے قرض کے علاوہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، لیکن سمندر میں شہید ہو جانے والوں کے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ قرض بھی (معاف کر دیا جاتا ہے)۔

جو سمندری مجاہد ڈوب کر مرے اسے دو شہیدوں کے برابر ثواب کی بشارت دی ہے۔ (۸۲) اور وہ مسلمان جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک نہیں ہوئے انہیں ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ”جو میرے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہو سکا اسے چاہئے بحری جہاد میں حصہ لے۔ (۸۳) گویا بحری جہاد میں حصہ لینا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حصہ لینے جیسا ہے۔“ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

عن سلمان الخیر انه سمعه وهو يحدث شرجيل بن السمط رضی اللہ عنہ وهو مرابط على الساحل يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من رابط يوما اوليلة كان له كصيام شهر للقاعد ومن مات مرابطا في

سبیل اللہ اجرى اللہ له اجرہ والذى كان يعمل اجر صلاة و صيامه ونفقة و قى من فتن القبر وامن من الفزع الاكبر۔ (۸۴)

حضرت سیدنا شریحیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا جبکہ وہ ساحل (رباط) پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس شخص نے ایک دن یا ایک رات سمندر کی سرحد پر پہرہ دیا اسے وہی اجر ملے گا جو گھر میں بیٹھ رہنے والوں کو ایک مہینے کے روزے رکھنے کا ملتا ہے۔ اور جو ساحل (رباط) کی ڈیوٹی کے دوران فوت ہو گیا (شہید ہو گیا) تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کے اجر کو ہمیشہ کے لئے جاری رکھے گا۔ اس کی نمازوں، روزوں اور اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کے اجر کو ہمیشہ کے لئے جاری رکھے گا۔ اس کی نمازوں، روزوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا اجر اسے قبر کے فتنوں سے محفوظ رکھے گا اور وہ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔

ایک اور حدیث میں فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس علی البحر احتساباً ونية احتياطاً للمسلمين كتب اللہ له لكل فطرة فی البحر حسنة۔ (۸۵)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص (بحری مجاہد اور ساحلی سمندر) کے محافظ (نے) ثواب اور خلوص نیت سے مسلمانوں کی کسی سمندری سرحد پر پہرہ دیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں سمندر کے پانی کے ہر قطرے کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

اسی طرح ام ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے ایک اور روایت ہے:

عن ام الدرداء ترفع الحديث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رابط فی شیء من سوا حل المسلمين ثلاثة ايام اجزأت عنه رباط سنة۔ (۸۶)

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے مسلمانوں کے کسی ساحل سمندر پر تین دن خدمت سرانجام دی اس کے لئے اس خدمت کا بدلہ (کسی خشکی کی سرحد کی حفاظت کے) ایک سال کے برابر ہے۔“

ساحل سمندر پر پہرہ دینے کے اجر کو بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رباط شهر خیر من صیام دهر و من مات مرابطاً فی سبیل اللہ آمن من الفزع الاکبر، و عذی علیہ برزقه، و ریح من الجنة و یجری علیہ اجر المرباط حتی یبعثہ اللہ عز و جل۔ (۸۷)

ایک مہینہ (ساحل سمندر پر) خشکی پر) پہرہ داری ساری زندگی کے روزوں سے بہتر ہے اور جو شخص حالت رباط میں (پہرہ دیتے ہوئے) فوت ہو جائے تو وہ قیامت کے دن گھبراہٹ سے محفوظ ہوگا۔ اسے رزق اور جنت کی خوشبو ملتی رہے گی اور اس کی پہرہ داری کا اجر دوبارہ

زندہ ہونے تک جاری رہے گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے سرحدی محافظوں کے اجر کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ہر سرحدی مجاہد اور محافظ کا اجر و ثواب قیامت تک جاری و ساری رہتا ہے۔

ساحل سمندر پر پہرہ دینے والا جب اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعلان بلند آواز سے کرتا ہے تو اسے سمندر کے ہر قطرے کے بدلے میں نیکیاں عطا کی جاتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

عن قرۃ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کبر تکبیرۃ علی ساحل البحر عند غروب الشمس رافعاً صوته اعطاه اللہ من الاجر بعدد کل قطرة فی البحر عشر حسنات و محاعنه عشر سینات و دفع له عشر درجات ما بین الدرجتین مسیرۃ مائۃ عام بالفرس المسرع۔ (۸۸)

سیدنا قرۃ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس (بحری مجاہد) نے ساحل سمندر پر غروب آفتاب کے وقت بلند آواز سے تکبیر کہی اللہ تعالیٰ اس کو سمندر کے ہر قطرے کے بدلے دس نیکیاں عطا فرمائے گا اس سے دس برائیاں مٹا دے گا اور اس کے دس درجے بلند کر دے گا اور دو درجوں کے درمیان کی مسافت اتنی ہے جتنا کہ ایک تیز رفتار گھوڑا سو سال تک دوڑتا رہے خلاصہ بحث و تجاویز :

ان تمام احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دیگر شعبہ حیات کے مقابلہ میں سمندری خدمات انجام دینے والوں کو خصوصی فضیلت حاصل ہے اور یہ فضیلت کئی گنا زیادہ ہے۔ ان احادیث کے مطالعہ کے بعد پورے شرح صدر سے یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ جو محققین سمندر کے مختلف شعبوں پر تحقیق و انکشاف کی کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ خلوص نیت کے سبب انہیں بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔

ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے ۱۱۳۳ ادارے ہیں۔ (۸۹) اور پورے پاکستان میں سائنس و ٹیکنالوجی کے مضامین میں صرف ایک ہزار Ph.D ہیں، جبکہ ہندوستان میں ستر سے اسی ہزار ہیں۔ (۹۰) ۸۶-۱۹۸۵ء میں ۱۸۷ طلباء کو Ph.D ڈگری حاصل کرنے کے لئے امریکہ بھیجا گیا۔ صرف ۲۱ افراد نے Ph.D ڈگری حاصل کی، ۵۱ کو ایم ایس سی ڈگری ملی، جبکہ بقیہ افراد یہ بھی حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ (۹۱)

ضرورت اس بات کی ہے سمندر میں موجود جس فضل کو حاصل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسے حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ اہل علم و محققین اس میدان میں آئیں اور سمندر کو اپنی تحقیقات کا موضوع بنا کر سمندری عجائبات، مخلوقات، جمادات و نباتات اور سیال سونے (پیٹرول وغیرہ) کو اپنا موضوع بنا کر امت مسلمہ کی خدمت کر کے دینی و دنیاوی کامیابی و کامرانی حاصل کریں۔

سمندری سائنس سے وابستہ افراد آج بھی اعتراف کرتے ہیں کہ سمندر کے بارے میں اب بھی ہمارا علم چند فیصد ہے گویا سمندر جو ہمارے قدموں کے نیچے ہے ہم اس سے غافل ہیں اور چاند پر کمندیں ڈال رہے ہیں۔ عہد حاضر میں ایسے جدید آلات تیار ہو گئے ہیں

جن کے ذریعہ آسانی سمندر کے اندر جا کر تحقیقات کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح آبی پرندے جن کی تعداد کئی سو تک شمار کی گئی ہے۔ (۹۲) ان کی غذائی افادیت حلت و حرمت بھی تحقیق کی محتاج ہے۔ اسی طرح سمندری مچھلی جس کی کئی سو سے ۲۰ ہزار تک اقسام بیان کی گئی ہیں۔ (۹۳) اس پر مفصل تحقیق کی ضرورت ہے، ایک اندازہ کے مطابق سالانہ ۵۷ ٹن مچھلی ہماری غذا کا حصہ بنتی ہے۔ اس کی افادیت افزائش اور تحفظ پر بہت کام کی ضرورت ہے، بعض مچھلیاں مسلسل پانچ راتیں انڈا دیتی ہیں اور ہر رات ۵۰۰۰ پانچ ہزار انڈے دیتی ہیں۔ یعنی ۲۵۰۰ پچیس ہزار، اس کی افزائش پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کو جہاں ہر نعمت سے نوازا ہے وہاں سمندر جیسی نعمت بھی عطا کی ہے۔ سمندر میں حیوانات کے ساتھ نباتات اور مونگیں کی چٹانیں ہیں، بہت قیمتی جڑی بوٹیاں ہیں، جن پر تحقیق کر کے متعدد دوائیں اور غذائیں تیار کی جاسکتی ہیں، بعض جڑی بوٹیاں دس ہزار سال تک پرانی ہیں اور زمینی پودوں سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ اسی طرح سمندر میں ٹھوس سونا اور سیال سونا (پیٹرول وغیرہ) بڑی مقدار میں ہے جس پر مغربی محققین نے بہت کام کیا ہے، آج تیل تو مسلم ممالک میں نکل رہا ہے لیکن نکالنے والے تمام انجینئر مغربی ممالک سے تعلق رکھتے ہیں اور اس سیال سونے سے وہ فائدہ اٹھا رہے ہیں، اگر ہمارے محققین اس شعبہ پر خصوصی توجہ دیں تو یہ وسائل خود مسلمانوں کے کام آئیں گے اور مسلمانوں کو معاشی فوائد حاصل ہوں گے۔ اپنے ملک و ملت کے مستقبل کو تباہ بنا کر اس فرض کفایہ کو ادا کریں۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

﴿مراجع ومصادر﴾

- ۱۔ ہود بھائی، پرویز میر علی، مسلمان اور سائنس مشعل بکس، نیو گارڈن لاہور، ۲۰۰۲ء، ص ۳۱
- ۲۔ ایضاً، ص ۳۹
- ۳۔ ایضاً، ص ۵۱، لیکن احمد بن محمد سجستانی پہلا مسلم سائنسدان ہے جس نے زمین کی گردش کا نظریہ پیش کیا، بحوالہ تفہیم القرآن ابوالاعلیٰ مودودی صاحب ج ۳/ص ۲۶۱
- ۴۔ ایضاً، ص ۵۲
- ۵۔ کلیسا کا فلسفہ کتنا عجیب تھا کہ انسانی زندگی کو بچانے کے لئے جسم کی چیر پھاڑ کو ناجائز سمجھتے تھے، اس لئے کہ اس عمل میں انسانی خون ضائع ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ عمل انسانی زندگی کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے تھا جبکہ وہ کلیسیائی فکر کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے مذہبی اختلاف کرنے والوں کا خون بہانا جائز سمجھتے تھے اور انہوں نے لاکھوں انسانوں کا اس جرم میں قتل کیا، انہیں سخت ترین سزائیں دیں، زندہ کے ساتھ مردوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔
- ۶۔ ایضاً، ص ۵۴
- ۷۔ ایضاً، ص ۵۵ بحوالہ اینڈریو ڈکسن وائٹ کی دو جلدیں

- ۸۔ ایضاً ص/ ۱۴۱
- ۹۔ ایضاً ص/ ۱۴۸-۱۴۷
- ۱۰۔ ورک، محمد زکریا یورپ کی نشاۃ ثانیہ میں مسلمانوں کا حصہ روزنامہ جنگ کراچی، سنڈے میگزین، ۱۱/ اپریل ۲۰۰۴ء ص/ ۱۴
- ۱۱۔ تکلیل اوج ماہنامہ الفاروق کراچی ج/ ۶ ش/ ۱۰ شوال ۱۴۱۱ھ
- ۱۲۔ ہود بھائی، پرویز میر علی، مسلمان اور سائنس ص/ ۱۴۹ اور ص/ ۱۷۶
- ۱۳۔ ایضاً ص/ ۱۴۵-۱۴۶
- ۱۴۔ ایضاً ص/ ۱۳۶
- ۱۵۔ ورک، محمد زکریا یورپ کی نشاۃ ثانیہ میں مسلمانوں کا حصہ جنگ میگزین ۱۱ اپریل ۲۰۰۴ء ص/ ۱۴
- ۱۶۔ ایضاً
- ۱۷۔ ایضاً
- ۱۸۔ ہود بھائی، پرویز میر علی مسلمان اور سائنس ص/ ۱۴۳
- ۱۹۔ مثلاً ڈاکٹر محمد نواز کی کتاب اسلامی بحریہ۔ دیمیری کی حیات الحیوان۔ ڈاکٹر محسن فاروقی کی حیوانات قرآنی کی افادیت وغیرہ خصوصاً قابل ذکر ہیں۔
- ۲۰۔ Encyclopaedia Britannica Robest P. Gwinn chair man Board of Director London Vol.25. P.134
- ۲۱۔ سورہ الجاثیہ آیت ۱۳
- ۲۲۔ بحر بحیرہ اور خلیج سے مقدار میں بڑا ہوتا ہے۔
- ”بحیرہ“ (Sea) بحر کی نسبت چھوٹا سمندر ہے۔ بحیرہ کی تعریف میرٹ اسٹورڈنٹ انسائیکلو پیڈیا (Merit Students Encyclopedia) نے یوں کی ہے: ”بحیرہ، بحر کا ایک حصہ ہے، جو عام طور پر خلیج سے بڑا ہوتا ہے۔ بحیرہ کے ارد گرد عام طور پر اکثر خشکی ہوتی ہے۔“
- Merit Students Encyclopaedia Macmillan Educational Company New York. Vol.16. P.490.
- ۲۳۔ سورہ یونس ۲۰-۹۰، سورہ ابراہیم ۳۲، سورہ النحل ۱۴، سورہ بنی اسرائیل ۶۶-۶۷، سورہ الکہف، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، سورہ طہ ۷۷، سورہ الحج ۱۲
- ۶۵، سورہ النور، ۴۰، سورہ الشعراء، ۶۳، سورہ النمل ۶۳، سورہ الروم ۴۱، سورہ لقمان، ۲۷، ۳۱، سورہ الشوریٰ ۳۲، سورہ الدخان ۲۴، سورہ الجاثیہ ۱۲، سورہ الطور ۶، سورہ الرحمن ۱۹،
- ۲۴۔ سورہ الکہف ۶۰، سورہ الفرقان ۵۳، سورہ النمل ۶۱، سورہ الرحمن ۱۹،
- ۲۵۔ سورہ الفاطر ۱۲
- ۲۶۔ سورہ التکویر ۶، سورہ الانفطار ۳
- ۲۷۔ سورہ لقمان ۲۷

- ۲۸- Encyclo Paedia Britannica, Vol.8 P.861
- ۲۹- اردو جامع انسائیکلو پیڈیا جدید بک ڈپولاہورج/ص/۲۱۶
- ۳۰- Lambert, David Theking fisher Book of Occans Pub: New penderl House 283-288
Holborn London 1997, P.36
- ۳۱- Lambert, David our world seas and Oceans Pub: Wayland 61 western rood 1987,
P.24-29
- ۳۲- سورۃ الانبیاء ۳۰
- ۳۳- ڈاکٹر ہلوک نور قرآنی آیات اور سائنسی حقائق مترجم سید محمد فیروز شاہ اندس پبلشنگ کارپوریشن کراچی ۱۹۹۸ء ص/۸۵۲۸۲
- ۳۴- سورۃ الزخرف ۱۱
- ۳۵- باقی، ڈاکٹر ہلوک نور قرآنی آیات اور سائنس، حقائق ص/۴۵۲۴۱
- ۳۶- سورۃ الجاثیہ ۱۲
- ۳۷- سورۃ النحل ۱۴
- ۳۸- سورۃ بنی اسرائیل ۶۶
- ۳۹- سورۃ الروم ۳۶
- ۴۰- سورۃ بنی اسرائیل ۶۶
- ۴۱- تبریزی، محمد بن عبد اللہ مشکوٰۃ المصابیح منشورات المکتب الاسلامی (دشق) کتاب البیوع ج/۲ ص/۷۸
- ۴۲- سورۃ یٰسین ۳۱
- ۴۳- سورۃ الفاطر ۱۲
- ۴۴- سورۃ الرحمن ۱۹-۲۰
- ۴۵- باقی، ڈاکٹر ہلوک نور قرآنی آیات اور سائنسی حقائق ص/۵۹
- ۴۶- وحید الدین خان علم جدید کا چیلنج مجلس تحقیقات نشریات اسلام لکھنؤ ۱۹۷۹ء ص/۱۷۰
- ۴۷- تعلیم اسلامی تناظر میں، انٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد ص/۱۰
- ۴۸- ایضاً ص/۱۱
- ۴۹- ایضاً
- ۵۰- سورۃ النحل ۱۴
- ۵۱- تعلیم اسلامی تناظر میں انٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد ص/۱۲
- ۵۲- سورۃ الرحمن ۲۲
- ۵۳- تعلیم اسلامی تناظر میں انٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز ص/۱۸